سیکولرازم (لادینیت)
SECULARISM

لبرل ازم (شخصی آزادی)
LIBERALISM

ایتھیزم (الحاد/دہریت)
ATHEISM

ایک مختصر تعارف

تقریظ
مفتی محمد الیاس رضوی اشرفی
(مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم، کراچی)

از
محمد انس بندیالوی
(مُدرِّس جامعہ نصرۃ العلوم، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رسول اللہ ﷺ

یا اللہ جل جلالہ

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

سنہری موقع

آؤ علم حاصل کریں

مسلک اہلسنت کی ایک عظیم دینی درسگاہ و دارالافتاء

جامعہ نضرۃ العلوم

کم وبیش 22 سالوں سے دین کی تبلیغ واشاعت میں مصروف عمل ہے۔ جس میں تجوید مکمل درس نظامی (عالم کورس) قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد، صرف، نحو، منطق، فلسفہ کے ساتھ عصری علوم حساب، انگریزی، مطالعہ پاکستان، سائنس کی تعلیم بالکل مفت دی جاتی ہے۔

داخلے جاری ہیں

داخلے کے خواہش مند طلباء

15 شوال تا 25 شوال

رابطہ کریں

0322-2305683
021-32227027

ہرڈ دیوس روڈ، نزد عظیم پلازہ، گارڈن ویسٹ کراچی

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	4
2	انتساب	5
3	تقریظ (مفتی محمد الیاس رضوی صاحب)	6
4	مقدمہ	7
5	تمہید	10
6	ایتھازم، لبرل ازم اور سیکولرازم کی تعریف	12
7	**سیکولرازم**	13
8	۱) تاریخ	13
9	۲) اہداف و مقاصد	16
10	۳) ذرائع اشاعت	18
11	(الف) میڈیا	18
12	(ب) پروپیگنڈا	18
13	(ج) جدیدیت	18
14	(د) بہتر قیادت سے متنفر کرنا	19
15	۴) معاشی نظام	19
16	۵) مسلم معاشرے میں فروغ	20
17	عوام کی جانب سے رد عمل	20
18	(ا) نفس پرستی	20

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
19	(ب) عقلی ونظریاتی وجوہات	21
20	(ج) مغربی تہذیب سے مرعوبیت	21
21	علماء کی جانب سے ردعمل	22
22	۔روایتی علماء	22
23	۔متجددین	22
24	۔جدید مصلحین	22
25	۶) سیکولرازم کے نقصانات وشبہات	23
26	۷) روک تھام کے اقدامات	26
27	**لبرل ازم**	29
28	۱) تاریخ	29
29	۲) لبرل ازم کے اصول	30
30	۔آزادی	30
31	۔مساوات	30
32	۳) نقصانات	31
33	۴) لبرل ازم کا حل	32
34	۔سائنس کیا ہے؟	33
35	۔سائنس اور مذہب میں فرق	34
36	**دھریت (ایتھزم)**	36
37	(۱) دہریت کی تعریف اور فرقے	36
38	الحاد مطلق Gnosticism	37

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
39	لاادریت Agnosticism	37
40	معطلہ Deism	37
41	(۲) دہریت کی تاریخ	38
42	(۳) غیر مسلم اقوام میں اس کا اثر	38
43	(۴) مسلم اقوام میں اس کا اثر	39
44	(۵) اشکال کے جوابات کے اصول ومبادی	39
45	۔ثبوت نظیر	39
46	۔ماورائے فہم وخلافِ عقل	40
47	۔دعویٰ کی مقبولیت کا معیار	41
48	دلیل کی اقسام	41
49	۔حواس	42
50	۔عقل	42
51	۔خبر	42
52	(۶) مشہور اشکالات کے جوابات	43
53	۔وجود باری تعالیٰ	43
54	۔اللہ تعالیٰ کا خالق کون؟	45
55	۔جو چیز دیکھی نہ جائے اس پر ایمان کیوں؟	45
56	۔دلچسپ واقعہ	46
57	حرفِ آخر	47

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین

جامعہ نصرۃ العلوم (گارڈن ویسٹ کراچی) میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرمسرت موقع پر "محفلِ نور" کا انعقاد کیا جاتا ہے،
۲۱ نومبر ۲۰۱۸ء کی محفل میں مجھے تقریر کرنے کا موقع ملا جس کا موضوع میں نے " سیکولرازم، لبرل ازم، ایتھزم" منتخب کیا، اس تقریر کو ادارے کے تمام اساتذہ نے پسند فرمایا نیز ادارے کے مہتمم مفتی محمد الیاس رضوی صاحب نے اس عنوان کو تحریر کرنے کا حکم فرمایا، میری تدریسی مصروفیات کے باوجود موضوع کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر میں آہستہ آہستہ کام کرتا رہا، بالآخر چند ماہ بعد ایک مختصر رسالہ تیار ہوگیا، جسے طبع کرانے کا سہرا مولانا عمران عالم صاحب نے لیا، اور کمپوز جامعہ کے فارغ التحصیل مولانا عبد الجواد نے کیا۔

غرض یہ کہ اس مختصر رسالہ کو آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے میں جن احباب نے تعاون کیا مولائے کریم تمام کو اجر عظیم عطاء فرمائے، یہ میری پہلی تحریری کاوش ہے اس میں یقینا میری کم علمی و ناتجربہ کاری کے باعث غلطیاں ہوں گی، اہل علم نشاندہی فرما کر عند اللہ تعالیٰ ماجور ہوں۔

آمین بجاہ النبی الامین علیہ الصلوۃ والتسلیم

محمد انس بندیالوی

۲۷ رجب ۱۴۴۰ھ بمطابق 3 اپریل 2019ء

انتساب

میں اپنی اس پہلی تحریر کو اپنے تمام مشائخ و اساتذہ اور والدین کی طرف انتساب کرتا ہوں جن کی محنتوں اور دعاؤں کے سبب میں تحریر کے قابل ہوا۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کی مغفرت فرمائے۔ آمین

تقریظ

جامعہ نضرۃ العلوم گارڈن ویسٹ کراچی کے لائق وفائق اور باصلاحیت اساتذۂ کرام میں سے حضرت علامہ محمد انس بندیالوی حفظہ اللہ القوی بھی ہیں، علامہ موصوف ایک سُنّی دینی ادارہ کی سندِ فراغت سے سرفراز ہونے کے بعد فارغ نہ بیٹھے بلکہ مزید تحصیل علم کے واسطے اہلسنت کے مشہور ومعروف مُدرّس حضرت علامہ فضل الرحمٰن بندیالوی مدظلہ العالی کے روبروزانوئے تلمذتہہ کرتے ہوئے خصوصاً علم معقول میں مہارت تامہ حاصل کی بعد ازیں تدریس کا آغاز کیا۔

تقریباً چھ سال سے جامعۂ مزبورہ میں فریضۂ تدریس حُسنِ اخلاق کے ساتھ خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں نیز جناب کا دورانِ تدریس لکھائی پڑھائی دونوں خوبیوں کو برتنا از حد مفید ہے یہی وجہ ہے کہ عزیز طلبہ ان سے مانوس اور متاثر ہیں۔

زیرِ نظر رسالہ (سیکولرازم، لبرل ازم، ایتھ ازم کا ایک مختصر تعارف) گو مختصر مگر پُر اثر ہے کہ اس میں دورِ حاضر کے وہ سیاسی لیڈران اور کالجز و یونیورسٹیز کے وہ طلبہ جن کے اذہان وقلوب، سیکولرازم، لبرل ازم اور دہریت و زندیقیت کے خطرناک ومہلک جراثیم زدہ ہیں ان کیلئے اس رسالۂ مستطابہ میں کافی و شافی موادِ شفاء موجود ہے، یوں مؤلفِ موصوف کے قلمِ حق شناس نے عصر حاضر کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا۔ علامہ موصوف کی یہ پہلی تحریری کاوش ہے مگر ناقابلِ فراموش ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس سے امیدِ واثق ہے کہ آئندہ بھی اہلِ اسلام کو اہم موضوعات و عنوانات پر علمی وتحقیقی و اصلاحی کتب ورسائل فراہم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ حامی وناصر ہو۔

۲۹/۱۲/۲۰۱۹

محمد الیاس رضوی اشرفی

مقدمہ

الحمد للہ الذی نزّل الفرقان لیھدی بہ صراطاً مستقیماً، والصلوۃ والسلام علی من بلّغ القراٰن لیطفیءبہ نار الظلمت جمیعا، وعلی اٰلہ واصحابہ الذین نالوا بہ فوزاً عظیماً

اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ﴿٨﴾ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ (الحج ۸،۹)

"اور کوئی آدمی وہ ہے جو اللہ کے بارے میں بغیر علم اور بغیر ہدایت اور بغیر کسی روشن کتاب کے جھگڑتا ہے۔ اس حال میں کہ وہ حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے ہے تاکہ اللہ کی راہ سے بھٹکا دے، اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے آگ کا عذاب چکھائیں گے۔"

آیتِ مبارکہ میں ملحدین کے اسلوب کی بہترین عکاسی کی گئی ہے، بغیر کسی دلیل کے انکارِ حق اور دوسری مہربانی یہ کہ اپنے بلا دلیل دعوے کو تسلیم کروانا اور پھر دیگر حضرات کو اس پر مجبور کرنا!

سیکولر، لبرل اور ملحدین گروہ کی اگرچہ ابتداء مختلف ہے لیکن انتہاء ایک ہی ہے، (اللہ عزوجل ورسول علیہ الصلوۃ والسلام کے پیش کردہ دین سے منہ موڑنا)، اس گروہ میں کچھ کفار ہیں اور کچھ نام نہاد مسلمان، پہلے مسلمانوں سے خطاب ہے کہ:

اگر آپ مسلمان ہیں،

۱) آپ یقیناً یہ جانتے اور مانتے ہونگے کہ اسلام، کسی کا خود ساختہ مذہب نہیں ہے بلکہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیمات سے ماخوذ مکمل ضابطہء حیات ہے۔

۲) اور آپ یہ بھی جانتے اور مانتے ہونگے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور اس نے اپنے محبوب ﷺ کو مخلوق میں سب سے زیادہ علم عطاء فرمایا ہے۔

۳) آپ یہ بھی جانتے اور مانتے ہونگے کہ شرعی احکامات کسی خاص زمان و مکان کے ساتھ محدود نہیں ہیں بلکہ وہ قیامت تک کے انسانوں کے لئے مشعل راہ ہیں اور قابل عمل ہیں

۴) آپ یہ بھی جانتے اور مانتے ہونگے کہ احکامات شرعیہ میں غلطی اور کوتاہی کا شائبہ نہیں ہے

۵) آپ یہ بھی جانتے اور مانتے ہونگے کہ ہماری عقل وعلم ناقص ہے، اگر ہمیں اسلامی تعلیمات کی کوئی بات سمجھ نہیں آرہی تو یہ ہماری ناقص عقل کا قصور ہے

غرض مذکورہ بالا تمام باتوں کو آپ مانتے ہیں، پھر بھی آپ کو اسلام کے علاوہ دیگر نظریات بھاتے ہیں، اور آپ یہ کہتے پھرتے ہیں کہ "لبرل ازم اور سیکولرازم بہترین نظام حیات ہیں" سوائے تعجب کے ہم کیا کر سکتے ہیں!

اور اگر میرے مخاطب غیر مسلم ہیں تو ملحدین کی تبلیغ کا سارا دارومدار" کچھ بھی نہیں ہے"

ان کی تبلیغ کی مثال اس طرح ہے، کہ ایک کمرۂ امتحان ہے اور سب کے سامنے ایک پرچہ ہے جس کو حل کرنے کے لئے کتابیں کھول دی گئی ہیں، ہر چند منٹ کے بعد امتحان گاہ میں امیدواروں کی مدد کے لئے ایک شخص بھی بھیج دیا جاتا ہے جو بھرپور مدد کرتا ہے، آپ غلطی کرتے ہیں تو محض اتنا تقاضا کیا جاتا ہے کہ اس کو مٹا کر معافی مانگ لو پھر بھی پاس ہو جاؤ گے، اتنے آسان امتحان کے باوجود کچھ لوگ ایسے ہیں جو خود امتحان دینے کے لئے تیار نہیں اور دوسرے لوگ جو امتحان گاہ میں موجود ہیں ان کے لئے مصیبتیں کھڑی کر رہے ہیں، کسی کو امتحان سے روک رہے ہیں کسی کے دل میں وسوسے ڈال رہے ہیں کہ یہ امتحان گاہ ایک جھوٹ ہے، یہ ممتحن جھوٹا ہے، جو مدد کے لئے آرہا ہے وہ بھی جھوٹا ہے جو امتحان دینے بیٹھے ہیں وہ سب کے سب بیوقوف ہیں، حقیقت میں تم کچھ بھی نہیں کر رہے اور ہمارے پاس آجاؤ ہمارے پاس بھی کچھ نہیں ہے۔

یعنی ملحدین، دیگر لوگوں کو اسلام سے روک رہے ہیں حالانکہ ان کے اپنے پاس بھی کچھ نہیں ہے تو صبح سے شام تک اتنی مشقت اٹھاتے ہیں صرف "کچھ بھی نہیں" کی تبلیغ کے لئے

دوبارہ ہم سوائے تعجب کے کیا کر سکتے ہیں!

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں عقلِ سلیم اور دین کی صحیح سمجھ بوجھ عطا فرمائے۔ آمین

سیکولرازم، لبرل ازم، ایتھ ازم

Secularism, Liberalism, Atheism

تمہید

نبی کریم ﷺ کی اس دنیا میں آمد کا اہم مقصد لوگوں کو گمراہی سے نکال کر حق کی جانب راغب کرنا تھا، قرآن کریم میں جب گمراہی کا ذکر کیا گیا ہے تو "ظلمت" آیا ہے اور جب ہدایت کی بات کی گئی تو "نور" سے تعبیر کیا گیا ہے، تو "ظلمت" جمع ذکر کیا گیا اور "نور" واحد لایا گیا، نتیجہ یہ نکلا کہ حق ایک ہی ہے اور گمراہی کے راستے کثیر و مختلف، آپ ﷺ کا مشن گمراہی کو دور کرنا ہی تھا، دورِ حاضر میں، سیکولرازم جگہ جگہ بہت زیادہ پھیل چکا ہے؛ لہٰذا ہمیں اس کے بارے میں معلومات ہونی چاہئے، تاکہ ظلمت سے بچیں اور آپ ﷺ کی اس دنیا میں آنے کے مقصد کو پورا کریں۔

دوسری بات:۔ مقولہ ہے کہ "من لم يعرف الشر فيوما يقع فيه" یعنی جو کسی برائی کو جانتا نہیں ہے تو ایک نہ ایک دن وہ اس میں پڑ جائے گا؛ کیونکہ گمراہی کوئی ایسی چیز نہیں جو دستک دے کر آئے بلکہ وہ بغیر بتائے داخل ہو جاتی ہے، انسان کو محسوس بھی نہیں ہوتا وہ گمراہی کی دلدل میں دھنس جاتا ہے؛ لہٰذا ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ برائی کیا ہے؟ جب تک ہمیں برائی اور اس سے بچاؤ کا علم نہیں ہوگا تو کبھی نہ کبھی ہم پر اس کے اثرات آ ہی جائیں گے۔

ازمنہء قدیم سے لوگ الحاد کے کسی نہ کسی شکل میں قائل تھے لیکن اللہ تعالیٰ

کے وجود کے منکر بہت کم تھے، فلاسفہ میں ایسے لوگ مل جاتے تھے جو نبوّت کا انکار کرتے، زمانہ ءنبوی ﷺ میں ایسے لوگ بھی کثیر تھے جو قیامت کا انکار کرتے، لیکن زمانہ ءنبوی ﷺ میں جہاں تک دہریت کا معاملہ ہے تو دہریت بہت کم تھی، بہت مختصر تھی، موجودہ زمانہ میں اس کا بہت زیادہ غلبہ آگیا ہے، اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنا فیشن بن گیا ہے؛ چونکہ دہریت اور الحاد میں ''اللہ'' کے وجود کا انکار تھا، ابتداً اس کو قبولِ عام حاصل نہ ہوا؛ لہٰذا انہوں نے سیکولرازم نام کی ایک نئی اصطلاح ایجاد کی اور اس کو حسین پیرائے میں بیان کیا، تاکہ ہر جگہ نافذ کرسکیں اور یہ سیکولرازم درحقیقت الحاد کو نافذ کرنے کی نئی ایجاد ہے، یہ ایک ایسا زہر (Slow Poison) ہے جو انسان کے اندر سے مذہب کو مردہ کردیتا ہے، کیونکہ یہ لبرل ازم تک لے جاتا ہے، اور لبرل ازم کے ضمن میں دہریت یعنی ایتھ ازم پنہاں ہے یہ ایک آسان انداز میں بات سمجھادی گئی ہے یعنی پہلے سماجی، معاشرتی اور سیاسی اعتبار سے مذہب کو کنارے پر لگا دیا جاتا ہے پھر اسکے بعد انفرادی حیثیت سے مذہب سے دور کیا جاتا ہے پھر انتہاء اس کی یہ ہوتی ہے کہ (نعوذ باللہ تعالیٰ) بندہ خدا کا منکر ہوجاتا ہے۔

اب ہم اپنے موضوع کی جانب آتے ہیں، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا:

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾

ترجمہ: اور انہوں نے کہا: بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے، ہم مرتے اور

جیتے ہیں اور ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور انہیں اس بارے میں کچھ علم نہیں ،وہ اندازہ ہی لگاتے ہیں۔ (الجاثیہ: ۲۴)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے دہریوں کا ذکر فرمایا اور ان کے بے سر وپا ہونے کی صراحت فرمائی ہے۔

دہریت کو الحاد (ایتھزم) سے بھی تعبیر کرتے ہیں، تین بڑی اصطلاحات ہیں (سیکولرازم، لبرل ازم، ایتھزم) ابتداءً انکی تعریفات بیان کرینگے پھر ان کے دائرۂ عمل اور نقصانات کو جداگانہ بیان کریں گے۔

ایتھزم(Atheism):۔

الحاد، دہریت، ایتھزم کالغوی معنی ہے "راہ سے کٹ جانا"

اصطلاحی تعریف: ایک قادر مطلق ہستی کا مطلقاً انکار کرنا ،اس کے ماننے والوں کو ایتھیسٹ Atheist کہا جاتا ہے۔

لبرل ازم:

لغوی معنی ہے"آزاد ہونا"

اصطلاحی تعریف: خود کو انفرادی حیثیت سے دین سے آزاد سمجھنا

سیکولرازم:

لغوی معنی ہے "دنیاداری"

اصطلاحی تعریف: دین کو معاشی، سیاسی اور سماجی زندگی سے نکال دینا۔

یہ اجمالی گفتگو ہوگئی اب ہم اس پر ترتیب وار کلام کریں گے، پہلے سیکولرازم، اسکے بعد لبرل ازم اور پھر ایتھ ازم۔

سیکولرازم

Secularism

چونکہ سب سے پہلے سیکولرازم ہی کو فروغ دیا جاتا ہے اس لئے ہم نے اس کو مقدم کیا، اس کی تعریف ہم پڑھ چکے ہیں کہ دین کو معاشرتی، سیاسی اور سماجی زندگی سے نکال دینا، اب ہم درج ذیل حوالوں سے سیکولرازم پر گفتگو کریں گے۔

۱) تاریخ ۲) اہداف ومقاصد ۳) ذرائع اشاعت ۴) معاشی نظام

۵) مسلم معاشرے میں فروغ ۶) نقصانات وشبہات ۷) روک تھام کے اقدامات

۱) تاریخ:

سیکولرازم کی تاریخ میں سب سے پہلے حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر اس طرح آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دین کی تبلیغ کی، پھر آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد آپ کی تعلیمات کو بالکل چھوڑ دیا گیا اور نصف صدی بعد سینٹ پال Saint paul نامی ایک کٹر یہودی نے مذہبِ عیسائیت کو قبول کیا اور سارے مذہبِ عیسائیت کو خواب اور مکاشفات کے ذریعے پھیلانے لگا۔

۵۰ئہ یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے

۵۰ سال بعد اس نے ایک کانفرنس منعقد کی، جس میں تمام پادریوں کو بلایا اور عیسائی مذہب کی تبلیغ شروع کر دی۔

رومن کیتھولک Roman catholic کا دور تھا اور ان کے بہت سارے شہنشاہ موجود تھے جو عیسائی مذہب بڑھنے نہیں دیتے تھے آخر میں شہنشاہ قسطنطین Constantine نے ۳۱۲ سنہء عیسوی میں مذہبِ عیسائیت کو قبول کیا۔

یہ وہ پہلا مقام تھا جہاں سیکولرازم عملی طور پر آیا؛ کیونکہ اس بادشاہ نے عیسائی مذہب کو قبول کر لیا لیکن جتنے بھی سیاسی اور سماجی معاملات تھے تمام کے تمام اس نے رومی قوانین (Roman law) کے مطابق ہی جاری رکھے اور اس نے عیسائی مذہب کو کلیسا تک ہی محدود رکھا یہی سیکولرازم کی بنیاد ہے اور یہیں پر سب سے پہلے سیکولرازم کا نفاذ ہوا کہ مذہب کو عبادت گاہ تک محدود کر دینا اور سیاسی وسماجی اور معاشرتی زندگی میں اپنی من مانی چلانا۔

اس کے بعد سینٹ اوگسٹائن Saint Augustien نامی ایک شخص آیا اس نے ایک کتاب لکھی جس میں City of God (خدا کا شہر) اور City of Man (انسان کا شہر) کے نام سے دو حصے بنائے، اسی نے سب سے پہلے سیکولرازم کا تصور کتابوں میں دیا۔

City of God کا تصور یہ تھا کہ انسان اور خدا کا رشتہ ایک انفرادی حیثیت رکھتا ہے اور City of Man کا مقصد یہ تھا کہ تمام انسان دنیاوی معاملات میں ایک الگ حیثیت رکھتے ہیں، دونوں کی راہیں الگ کر دیں اور یہ ظاہر کیا کہ

دونوں ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔

۴۷۶ء میں رومن ایمپائر Roman Empire ختم ہوگئی ہر جگہ لوگ چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں تقسیم ہو گئے اور انتہائی بے لگام ہو گئے ،فحاشی و عریانی وافراتفری پھیل گئی۔

پھر سن ۵۰۰ء میں سینٹ بینڈ یکیٹ Saint Bandicate نے رہبانیت کی بنیاد رکھی اور ۵۲۹ء میں راہبوں کا باقاعدہ گرجا گھر بنا دیا گیا اور یوں راہبوں کی تعداد اور اقتدار بڑھتا گیا،اور مرورِ زمانہ سے بے شمار فرقے بنتے گئے۔

۱۶۰۰ء تک Dark Age چلتا رہا،یورپی ممالک کے اندر عیسائیت کا بہت زیادہ اثر ورسوخ رہا اور وہ سیاسی وسماجی اعتبار سے ہر چیز میں مداخلت کرتے۔

جب ۱۷۰۰ء شروع ہوئی تو سائنسی ترقی شروع ہوگئی، بہت سارے سائنسدانوں نے مذہبِ عیسائیت پر طرح طرح کے اعتراضات اٹھانے شروع کردیئے لیکن ان اعتراضات کی اتنی حیثیت نہ تھی؛ کیونکہ عیسائی پادری اور پوپ وغیرہ، بہت زیادہ طاقتور تھے۔

چرچ کے خلاف بغاوت کی تحریک میں Martin Lother نامی شخص نے پروٹیسٹنٹ protestant گروپ بنا دیا اور عیسائی مذہب دو بڑے حصوں میں تقسیم ہوگیا پھر اس پروٹیسٹنٹ گروپ نے سائنسدانوں کی بہت زیادہ حمایت کی۔

عیسائیوں نے سائنسدانوں کی محنت اور کاوشوں کو انتہائی برے طریقے سے کچلا، بڑے بڑے سائنسدانوں مثلاً گلیلیو Galileo،جوہان کپلر Johan

cuppler، لیونارڈو داونچی Leonardo da vinci کے ساتھ شدید تشدد کیا گیا یہاں تک کہ Bruno کو پانچ سال قید کر کے زندہ جلا دیا گیا، دیگر سائنسدانوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے نظریات سے رجوع کریں۔

اس ظلم کی بناء پر یہ مزید دہریے بن گئے نتیجتاً مذہب اور سائنس میں بہت بڑا فاصلہ آگیا پھر ان سائنسدانوں اور پروٹیسٹنٹ گروپ نے یہ ٹھان لی کہ ہم عیسائی مذہب کو ٹھکانے لگائیں گے اور انہوں نے اس مقصد کے لئے بہت زیادہ محنت شروع کر دیں۔

۱۸۵۱ء میں سیکولر ازم کی اصطلاح سب سے پہلے برطانوی مصنف George Jacob نے متعارف کروائی اور ۱۸۵۷ء میں اسی نے لندن میں سینٹرل سیکولر سوسائٹی Central Secular Society قائم کی اور یوں سیکولر ازم کی باقاعدہ ترویج شروع ہوگئی۔

خلاصہء کلام یہ ہے کہ بہت زیادہ ظلم وستم ہونے کی وجہ سے انہوں نے ہر طرح سے مذہب کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی، ان کی یہ ساری کوشش اس اعتبار سے کامیاب ہوگئی کہ عیسائی مذہب کو انہوں نے قلیل تعداد میں اور کلیسا تک محدود کر دیا۔

۲) سیکولر ازم کے اہداف ومقاصد:۔

پہلا مقصد: مذہب میں شکوک وشبہات پیدا کرنا تاکہ لوگ مذہب سے دور ہو جائیں، اسی طرح سیکولر ازم کو اپنی حفاظت کے لئے کام کرنا پڑتا ہے کہ جا بجا عیسائیت اور اسلام کے خلاف بڑے سخت قسم کے حملے کئے جاتے ہیں۔

دوسرا مقصد: ملحدانہ اور مادہ پرست نظریات کو فروغ دینا اور لوگوں کے اندر ایسی سوچ پیدا کر دینا کہ لوگ مذہب سے بیزار ہو جائیں اور مادہ پرست ہو جائیں یعنی ایک عام شخص کی زندگی کا مقصد کھانا، پینا، کمانا اور عیش کرنا ہی رہ جائے۔

تیسرا مقصد: مذہب کو حکومت، سیاست، معاشرت اور سماج سے جدا کر دینا یعنی جب بھی کوئی سیاسی، سماجی یا معاشی بات آئے تو کہا جائے "مذہب کو درمیان میں لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم خود فیصلہ کرلینگے"

چوتھا مقصد: جمہوریت کو سہارا دینا کیونکہ جمہوریت کے ساتھ آسانی سے چل سکتے ہیں ورنہ بادشاہت کے ساتھ انکا کوئی تعلق نہیں بنتا۔

پانچواں مقصد: سرمایہ دارانہ نظام Capitalism کو بہت زیادہ فروغ دینا کیونکہ سرمایہ دارانہ نظام میں مال و دولت کمانے کے بہت زیادہ مواقع ہوتے ہیں اور انکا مقصد صرف دنیا کمانا اور دنیا کو حاصل کرنا ہی ہے۔

چھٹا مقصد: ذاتی زندگی میں انسان چاہے تو مذہب پر عمل کر سکتا ہے لیکن صرف عبادت گاہوں تک محدود ہو کر، ابتدائی طور پر یہ چاہتے ہیں کہ انسان مذہب کو اپنے آپ تک محدود رکھے آگے نہ بڑھے اور سیاسی و سماجی معاملات کے اندر مذہب کو داخل کرنے کی اجازت بالکل بھی نہیں دیتے۔

ساتواں مقصد: بااثر شخصیات کے ذریعے اپنے نظریات کو ثابت کرنا اب وہ بااثر چاہے حاکم ہو یا چاہے فنکار ہو، غرض کوئی بھی ہو اس کو استعمال کرتے ہیں تا کہ اپنے نظریات کو لوگوں کے اندر راسخ کریں۔

۳)ذرائع اشاعت:۔

سیکولر حضرات اپنے نظریات کی اشاعت کے لئے درج ذیل ذرائع استعمال کرتے ہیں۔

الف)میڈیا Media

ان کا سب سے بڑا ذریعہ میڈیا ہے یہ میڈیا کو ہر جگہ ہر طریقے سے استعمال کرتے ہیں چاہے Facebook ہو Twitter ہو Youtube ہو یا TV وغیرہ، ہر جگہ انہوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، کسی کو بھی اس کے خلاف بات کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔

ب)پروپیگنڈا Propaganda

مذہب کے خلاف ہر طرح کا پروپیگنڈا کرنا مثال کے طور پر اسلام میں جو جہاد کا نظریہ ہے اس کے بارے میں اتنا پروپیگنڈا کیا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ دہشت گردی اور جہاد میں کوئی فرق نہیں، پھر اسی طرح پروپیگنڈا کر کے، عورتوں کو آزادیِ نسواں کا نعرہ لگا کر ان کے ذہنوں میں جھوٹ ڈال دیا۔

ج)جدیدیت Modernism

یعنی جدیدیّت کی طرف لوگوں کو لانا کہ مسجد میں جانا، نماز پڑھنا، زکوۃ دینا، روزہ رکھنا اور ایک دوسرے کا خیال کرنا وغیرہ وغیرہ یہ سب دقیانوسی ہے، جدید دور ہے جدید تقاضے ہیں ان کے مطابق ہمیں رہنا پڑے گا، اسلام یا کوئی بھی مذہب ایسا نہیں جو جدید تقاضوں کے مطابق چل سکے، اسکو کہتے ہیں ''جدیدیّت'' جس کو آج ہم ''جدید

جاہلیت" کا نام دے سکتے ہیں اور یہی بات صحیح ہے کیونکہ اسلام کے سوا سب نظریات و عملی اقدامات جاہلیت ہیں۔

د) بہتر قیادت سے متنفر کرنا

ہر ملک کے اندر اچھی اور اسلامی قیادت سے لوگوں کو متنفر کرنا یعنی کوئی اچھا شخص آجائے جو ملک کو اچھی طرح چلا سکتا ہو لیکن وہ سیکولر نہ ہو تو وہ لوگوں کے درمیان پروپیگنڈا کریں گے میڈیا استعمال کریں گے اور لوگوں کو اس سے متنفر کریں گے یہاں تک کہ وہ اس کو مارنے سے بھی گریز نہیں کریں گے بطورِ نمونہ آپ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو ہی دیکھ لیں، سات دہائیاں گزرنے کے باوجود کوئی سنجیدہ کامل اسلامی قیادت نہ آسکی۔

۴) معاشی نظام:۔

سیکولر ازم کے اندر دو بڑے معاشی نظام تھے، سرمایہ دارانہ نظام Capitalism اور اشتراکی نظام Communism۔

پہلے ہر جگہ جاگیر دارانہ نظام Feudalism رائج تھا جس میں ایک بہت بڑے جاگیر دار کے ماتحت بہت سارے غریب لوگ کام کرتے ہیں اور وہ ان کے حقوق کو پامال کرتا ہے اور اپنے مال و دولت کو بڑھاتا رہتا ہے، کیپیٹل ازم اسی کی ایک تھوڑی سی جدید صورت کا نام ہے اس میں ہر کسی کو کمانے کی کھلی اجازت ہوتی ہے البتہ اس نظام میں ملازمین کے کچھ حقوق متعین کر دئے گئے ہیں جس کی بناء پر اس کو بہت زیادہ فروغ ملا اور اکثر ممالک میں آج کیپیٹل ازم ہی رائج ہے اور حتیٰ کہ

پاکستان بھی اس برائی سے بچا ہوا نہیں، دوسرا معاشی نظام کمیونزم، اسکی زیادہ تفصیل کی حاجت نہیں، روس اور چائنہ میں ۴۰، ۵۰ سال رائج کیا گیا، جہاں وہ بری طرح ناکام ہوگیا، اب ہر جگہ کیپیٹل ازم ہی کو نافذ کیا گیا ہے۔

۵) مسلم معاشرے میں فروغ:۔

یورپ نے اپنے اس نظام کو پوری دنیا پر مسلط کرنے کی کوشش کی جس کے لئے انہوں نے بھرپور طاقت کا استعمال کیا۔ ۱۹۰۰ء میں انہوں نے کثیر مسلم آبادیوں کو اپنے زیر اثر کرلیا، عیسائیت کو تو پہلے ہی کنارے لگا چکے تھے، اب انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ اسلام کو بھی ختم کردیں اور آج تک یہ کوشش جاری ہے۔

عوام کی جانب سے ردعمل: انتہائی افسوس کے ساتھ سیکولرازم کو سب سے پہلے ہمارے یہاں سے جواب یہ ملا ہے کہ ہر خاص و عام نے اس کو قبول کرلیا، خصوصاً بڑے بڑے حکمرانوں نے اسلامی تعلیمات کی کھلم کھلا مخالفت کی، مثلاً ترکی میں مصطفی کمال، ایران میں رضاشاہ پہلوی اور پاکستان میں جنرل یحییٰ خان وغیرہ اور یوں مسلم معاشرے میں بھی سیکولرازم کو با آسانی فروغ مل گیا، اس کے چار بڑے اسباب ہیں۔

الف) نفس پرستی: یہ سب سے پہلا، اہم اور وسیع سبب ہے کیونکہ مسلمان اپنی نفس پرستی میں مگن ہے اور نفس پرست آدمی کسی طرح کی پابندی کو قبول نہیں کرتا جبکہ مذہب پابند کرتا ہے کہ یہ جائز ہے اور یہ ناجائز ہے، یہ چیز کھانا حلال ہے یہ چیز کھانا حرام ہے وغیرہ، نفس پرستی نے سیکولرازم کو سب سے زیادہ مسلمانوں میں فروغ دیا ہے۔

ب) عقلی و نظریاتی وجوہات: انہوں نے اپنے باطل نظریات کے فروغ کے لئے ظاہری طور پر بڑے ہی اچھے دلائل دیئے ہیں اور سائنسی نظریات و ایجادات کی حمایت حاصل کی اور اسکولز، کالجز اور سیمینارز کا سہارا لیا، میں ایک چھوٹی سی مثال دوں گا کہ کراچی کے ایک اسکول میں استاد نے چھوٹے بچوں کو بلایا اور ان کے سامنے مسجد، مندر اور چرچ کے شوپیس Show piece رکھے اور انہیں کہا کہ آپ ان سے ٹافی Toffee مانگ لیں اب بچوں نے باری باری تینوں سے مانگا لیکن ان کی مراد پوری نہ ہوئی پھر استاد کے پاس آئے اور کہا کہ، "ہمیں تینوں جگہ سے ٹافی نہیں ملی" پھر استاد نے کہا کہ یہ میں ہی تمہیں دے سکتا ہوں، یوں بچوں کے لاشعور میں یہ داخل کر دیا گیا کہ مذہب کچھ بھی نہیں جو ہے فقط دنیا ہے، اس طرح غیر محسوس انداز میں نظریات کو ذہنوں میں ڈالنا شروع کر دیا اسی لئے آج بہت سے مسلمان جو فقط دنیاوی طور پر تعلیم یافتہ ہیں وہ بھی ان کے میٹھے زہر کا شکار ہو کر جا بجا اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے مل جاتے ہیں کہ، "ان کے پاس ٹھوس دلائل ہیں، ان کا نظام عمدہ ہے" وغیرہ

ج) مغربی تہذیب سے مرغوبیت: یہ ہمارا بہت بڑا المیہ ہے کہ ہم ظاہری طور پر تو مغرب کے غلام نہیں ہیں لیکن ذہنی طور پر غلام ہیں، مغرب سے جو بھی آواز اٹھتی ہے، ہم اس کو بغیر سوچے سمجھے تسلیم کر لیتے ہیں یہ بھی نہیں دیکھتے کہ وہ ہمارے لئے فائدہ مند ہے یا نقصان دہ، اس ذہنی غلامی کی بنیاد پر بھی سیکولرازم کو بہت فروغ ملا ہے۔

علماء کی جانب سے ردعمل: مسلم ممالک میں اس کا ردعمل علماء کی طرف سے آیا تو علماء میں تین گروہ ہو گئے۔

الف) روایتی مسلم علماء: انہوں نے اس بات کو لوگوں کے ذہن میں راسخ کیا کہ بس اسلام ہی حق مذہب ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ جو لائے ہیں وہی ٹھیک ہے ان جدید نظریات کے متعلق نہ سنو، نہ پڑھو، نہ ان کے قریب جاؤ۔

اگرچہ یہ بات تو بالکل حق ہے اور ان علماء کی بنیاد درست ہے لیکن انہوں نے سیکولر ازم کے خلاف بالکل نہ پڑھا، نہ لکھا، نہ عملی میدان میں کوئی کاوش کی، نتیجتاً سیکولرازم نے اپنی جڑیں پکڑ لیں اور عوام ہمارے ہاتھوں سے نکلنا شروع ہو گئے۔

ب) متجددین: اس طبقے کے صاحب علم، مغربی تہذیب سے اتنے مرعوب ہوئے کہ ان کے پروپیگنڈوں کی زد میں آگئے انہوں نے اسلام کی نئی نئی تشریحات شروع کر دیں اور پورے اسلام کو تبدیل کر کے رکھ دیا، یہ ایسے بدترین لوگ ہیں کہ از روئے حدیث جو دوسروں کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت برباد کر دیتے ہیں۔

ج) جدید مصلحین: ان علماء نے شریعت کی بنیادی باتوں میں کوئی تغیر و تبدل نہیں کیا اور اسی پر قائم رہے، لیکن جدید نظریات کو بھی پڑھتے رہے اور دیگر کو ان کے بارے میں معلومات بھی فراہم کرتے رہے کہ کس طرح ان کا رد کرنا ہے اور کہاں کہاں ان کے مورچے ہیں، اور یہی صحیح طریقہ ہے کہ برائی کا سامنا آنکھیں بند کر کے نہیں کرتے بلکہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلہ کرتے ہیں۔

٦) سیکولرازم کے نقصانات وشبہات:۔

یہ سیکولر حضرات جو امن وسلامتی کے بڑے دعوے دار ہیں اب ذرا ان کی امن وسلامتی کی تعریف بھی سن لیں کہ انہوں نے لوگوں کو کتنا فائدہ پہنچایا؟ کتنا سکون پہنچایا؟ اپنے نظریات کے نفاذ کے لئے انہوں نے انسانی خون کس قدر بہایا؟ اس کی مثال نہیں ملتی۔

مصر: جمال عبد الناصر نے "اخوان المسلمین" کے ڈھائی لاکھ لوگوں کو انتہائی سفاکی سے موت کے گھاٹ اتار دیا اور جب مصر کی اسرائیل سے جنگ ہوئی تو اس نے اپنے خطاب میں کہا: "فرعون کے بیٹوں! آج تمہارا مقابلہ موسیٰ کی نسل سے ہے۔"

عراق: احمد حسن البکر اور صدام حسین نے کردوں پر شدید ظلم کیا اور کیمیائی ہتھیار استعمال کیئے، لاکھوں لوگوں کو بے دردی سے قتل کیا۔

ایران: رضا شاہ پہلوی، یہ بھی سیکولرازم کے بہت بڑے دلدادہ تھے انہوں نے بھی لاکھوں لوگوں کو قتل کیا، اسی نے Torcher cell بنائے ہوئے تھے جن کو آج ایرانی حکومت نے عجائب خانہ بنا دیا ہے اور اس میں دکھایا گیا ہے کہ رضا شاہ کے دور میں مسلمانوں کو کِس کس طریقے سے سزا دی جاتی تھی، جن میں سب سے چھوٹی سزا یہ تھی کہ ناخن کھینچ لئے جاتے اور بجلی کا کرنٹ لگایا جاتا تھا اور انہوں نے سیکولرازم کے دفاع میں سینما کو آگ لگا دی اور بہت سے لوگوں کو مروا دیا اور پروپیگنڈا یہ کیا کہ مسلمانوں نے آگ لگائی ہے۔

انڈونیشیا: سہارتو کی نے سیکولر ازم کے نفاذ کے لئے چار لاکھ لوگوں کو قتل کیا۔

جب یہ ساری باتیں سیکولر ازم کے چاہنے والوں کے سامنے رکھی جاتی ہیں کہ تم نے اتنی بربریت کا مظاہرہ کیا ہے تو کہتے ہیں کہ "یہ تو تمہارے مسلمان ہیں اور ان کی تاریخ یہی ہے کہ یہ لوگ جنگیں لڑتے رہتے ہیں یہ خونی قسم کے لوگ ہیں" یاد رہے کہ مذکورہ بالا مسلمان صرف نام کے ہی مسلمان تھے۔

مگر اب ہم آپ کو ان کا مکروہ چہرہ بھی دکھاتے چلیں کہ یہ کتنے امن پسند ہیں؟!

جنوبی امریکہ: چلی Chile میں پنوشے نے تقریباً تین لاکھ لوگوں کو قتل کیا۔

روس: سابق سوویت یونین نے ساڑھے دس لاکھ لوگوں کا خون پیا۔

امریکا: ہیروشیما اور ناگاساکی میں ایٹم بم گرا کر، دو دن میں دو لاکھ اٹھتر ہزار انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

جرمنی: ہٹلر Hitler نے نسلی تعصب کی بنیاد ڈالی اور جنگ عظیم کے نام پر کروڑوں لوگوں کو لقمہ اجل بنا دیا۔

بھارت: اس نے مسلمانوں، شودر، سکھوں، کشمیریوں پر جو مظالم ڈھائے ہیں وہ کسی سے چھپے نہیں ہیں۔

برما: برما کی حالیہ دہشت گردی زبانِ زد عام ہے۔

اسی طرح پہلی اور دوسری جنگِ عظیم مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہوئی اس میں برطانیہ، اٹلی، جرمنی، بیلجیئم، فرانس، وغیرہ شامل تھے یہ سارے ہی غیر مسلم ممالک ہیں، ان سب نے سیکولر ازم کو فروغ دیا اور بڑی بڑی جنگیں کر کے کروڑوں لوگوں کو مروایا۔

یہ ہے سیکولرازم کا اصلی چہرہ۔ آج سیکولرازم کو نافذ ہوئے تقریباً دو سو برس ہو چکے اور ان صدیوں میں کروڑوں لوگوں کو ہلاک کر دیا گیا آپ اگر تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ معلوم ہوگا کہ ہزار سالوں میں بھی کروڑوں لوگ نہیں مرے۔

ان حقائق کو جانتے ہوئے بھی مسلم حکمرانوں نے سیکولرازم کو فروغ دیا ہے خاص طور پر ''ترکی'' نے غیروں کو خوش کرنے کی بہت کوشش کی تاکہ وہ یورپی یونین کے اندر شامل ہو جائے۔ اس نے پردے اور اذان پر پابندی لگا دی اذان تو دی جاتی مگر صرف ترکی زبان میں، بے حیائی کو بہت فروغ دیا گیا، مساجد کو مقفل یا عجائب خانوں میں تبدیل کر دیا گیا، اسلامی عیدوں کو لغو قرار دے دیا گیا، جبراً تقلید مغرب کروائی گئی اور ادنیٰ سی مخالفت پر موت کا راستہ دکھایا گیا اس کے باوجود بھی آج تک اس کو یورپی یونین میں شامل نہیں کیا گیا معلوم ہوا کہ مسلمان چاہے جتنا بھی ان کو خوش کرنے کی کوشش کرے یہ کبھی بھی راضی نہیں ہونگے۔

پاکستان: سیکولر حضرات پاکستان میں بھی بکثرت پائے جاتے ہیں جو لوگوں کے ذہن میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں کہ مذہب ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے، سیکولرازم ہی اصل ترقی ہے اگر پاکستان بھی اس کو اپنا لے گا تو پاکستان بھی ترقی کریگا۔

یاد رکھیں، دعویٰ کیا جاتا ہے ''یہ سیکولرازم ترقی کے لئے بہت اہم ہے'' تو دعویٰ بغیر دلیل کے قبول نہیں ہوتا آپ ہمیں کوئی ایک دو مثال پیش کر دیں کہ جہاں پر سیکولرازم آیا ہو اور وہاں پر قتل و غارت گری نہ ہوئی ہو حالانکہ ہم آپ کو کئی مثالیں پیش کر چکے، مزید ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

بوسنیا ہرزگونیا Bosnia Herzogovina: یہ مسلمانوں کا ملک تھا ان لوگوں نے اپنے اوپر سیکولرازم کو کلی طور پر نافذ کرلیا تھا یہاں تک کہ انہوں نے اپنے اسلامی نام بھی ختم کر دیئے تھے وہاں جا کر کسی کو کوئی وہم بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ یہ ایک مسلمان ملک ہے، یوگوسلاویا Yogosalavia جب آزاد ہوا تو بوسنیا کے لوگوں نے بھی چاہا کہ ان کو بھی آزادی مل جائے تو برطانیہ ، امریکہ اور یورپ نے مل کر تمام کروشینز Croatians اور سربینز Serbians کو حکم دیا کہ ''ان کو مار دو'' کیونکہ یہ ابھی ظاہری طور پر مسلمان نہیں ہیں لیکن انکے آباء واجداد تو مسلمان تھے، کہیں ایسا نہ ہو وہی روح بھڑک اٹھے اور دوبارہ جوش مارے، لہٰذا ان کو مار دو۔

یہ بات سن کر آخری بات یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

(بقرہ: ۱۲۰)

ترجمہ: اور یہودی وعیسائی، ہرگز تم سے راضی نہ ہونگے، جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرلو۔

۷) روک تھام کے اقدامات:۔

۱) سب سے پہلا بنیادی اور سطحی کام یہ ہے کہ سیکولر نظریات اور اس کے نتائج سے آگاہ ہونا کیونکہ اگر ہمیں ان دونوں کا علم نہ ہوگا تو غلط راہ کی جانب راغب ہو سکتے ہیں، آپ جانتے ہیں کہ اس کی بنیاد مذہب سے دوری اور ظلم وستم ہے لہٰذا اگر کوئی شخص اس کی

مدح سرائی کرے تو آپ سوال پوچھیں کہ سیکولرازم کو آئے ہوئے دوسو سال ہو چکے ہیں کوئی ایک مثال دے دی جائے جہاں یہ امن وسلامتی کا پیغام لایا ہو؟

۲) ہم یہ ساری باتیں سن کر جلنے اور کڑھنے سے آگے بھی کچھ کریں ہمیں غصہ تو بہت آتا ہے کہ ہم پر بڑے ظلم کئے گئے ہیں آگے بھی ہمیں کچھ عقل ہونی چاہئے کہ ابھی تو یہ صرف معلومات ہی ہے اس کے بعد عملی میدان میں ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کہاں کہاں لوگوں کو روکنا ہے اور کہاں کہاں حملہ کرنا ہے اور اس معلومات کو کہاں تک پہنچانا ہے اور یہ جاننا ہے کہ ان کے جدید اعتراضات اور شبہات اور جوابات کیا ہیں؟

۳) مختلف مقامات پر سیمینارز ہوں جہاں اس کے متعلق آگاہی فراہم کی جائے کہ دورِ حاضر میں مسلمانوں کا مقابلہ سیکولرازم سے ہی ہے۔

۴) مستند دلائل کی روشنی میں اسلامی نظریات پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات دیئے جائیں خصوصاً عقیدۂ توحید، جہاد، حدود، قصاص اور حقوقِ نسواں اور دیگر شرعی احکامات کی درست تشریحات کو منظرِ عام پر لایا جائے۔

۵) تاریخی شواہد پیش کریں کہ فلاں دور میں کیا ہوا؟ سیکولرازم نے کیا نقصانات کئے؟ تاریخی شواہد بہت پر اثر ہوتے ہیں۔

۶) ہر طرح کے میڈیا کا استعمال نہایت مفید رہتا ہے یعنی چھوٹی Video clips اور Animations کے ذریعے لوگوں کو معلومات فراہم کی جائیں۔

۷) دین اسلام کا گہرائی سے مطالعہ بھی انتہائی ضروری ہے کیونکہ بعض ہمارے اپنے ہی لوگ مذہب پر اعتراض کرتے ہیں جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے مذہب کے بارے میں تفصیلی علم نہیں، مغرب کو پسند کرنے والے مذہب کی کتابیں پڑھتے بھی ہیں تو وہی کتابیں پڑھتے ہیں جو یا تو سطحی معلومات دیتی ہیں یا ان لوگوں کی لکھی ہوتی ہے جو اسلام کی روح سے نا آشنا ہوتے ہیں اور اپنی ناقص عقل کے مطابق اسلام کی تشریحات کرتے ہیں، اب ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم معتمد علماء کی مستند کتابیں، خود بھی پڑھیں اور دوسروں تک بھی پہنچائیں، یہ نہ بھولیں کہ دورِ حاضر اسلحہ سے زیادہ "نظریاتی جنگ" کا دور ہے۔

یہاں تک پہلا حصہ سیکولرازم کا انتہائی مختصر تعارف مکمل ہوا۔

لبرل ازم

LIBERALISM

لغوی معنی: آزاد ہونا

اصطلاحی تعریف: خود کو انفرادی حیثیت سے دین سے آزاد سمجھنا۔

لبرل سوچ کے حامل افراد اپنی ذاتی زندگی میں بیرونی مداخلت کو تسلیم نہیں کرتے، خواہ وہ مذہب کی طرف سے ہو یا ریاست کی طرف سے۔

لبرل ازم پر چار حوالوں سے گفتگو ہوگی:

۱) تاریخ ۲) اصول وضوابط

۳) نقصانات ۴) حل

۱) تاریخ:۔

جب کسی کے ذہن میں یہ راسخ ہوگیا کہ میری سیاسی وسماجی زندگی میں مذہب کی کوئی حیثیت نہیں تو وہ اس کو اپنی داخلی زندگی سے بھی نکال دیتا ہے لبرل ازم، سیکولرازم کی انتہاء ہے۔

لبرل ازم کی کوئی جدا تاریخ نہیں ہے کیونکہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ سیکولرازم نے پہلے معاشرتی اور سیاسی میدان پر قبضہ کیا اور اسی لئے قبضہ کیا تاکہ لوگوں کو لبرل بنائے اور لبرل سے کافر بنائے، برطانوی فلسفی جان لاک John locke پہلا شخص ہے جس نے لبرل ازم کو باقاعدہ ایک فلسفہ اور طرزِ عمل کی شکل دی، جب سائنسی ترقی

ہوئی تو انہوں نے مذہب پہ کثیر اعتراضات کیئے اور نجی زندگی سے بھی دین کو معطل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

۲) لبرل ازم کے اصول:۔

لبرل ازم کے بنیادی اصول دو ہیں۔

الف) آزادی

ب) مساوات

اگرچہ انسانوں کے بنائے ہوئے اصول ہر روز ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتے ہیں اور نئی تشریحات کے محتاج ہوتے ہیں لیکن تفصیل درج ذیل ہے۔

الف) آزادی:۔

اس کا مقصد یہ ہے کہ ایک شخص اپنی ذاتی زندگی میں آزاد ہے، خواہ مذہب ہو یا صحافت ہو یا اظہارِ رائے ہو وغیرہ وہ جو بھی کرے اس کی مرضی، چاہے پانی پیئے، شربت پیئے، چاہے شراب پیئے، غیروں کو اس کی نجی زندگی میں دخل اندازی کی اجازت نہیں، عوام کا یہ ذہن بنا دیا گیا ہے کہ کوئی کسی کے معاملے میں دخل اندازی نہ کرے اور اگر کردے تو اس جیسی باتیں سننے کو ملتی ہیں کہ "یہ میرا گھر ہے میری مرضی میں اسے صاف رکھوں یا میلا وغیرہ۔"

ب) مساوات:

مساوات کا مطلب یہ ہے کہ قانونی حیثیت ہو یا سیاسی ہو یا شخصی ہو سب کو برابری دی جائے مثلاً: مرد یا عورت کو صنفی اختلاف کی وجہ سے حقوق و مراعات و مواقع

وامکانات سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

اسی کی ایک شاخ جمہوریت ہے کہ ہر بندہ کا سماجی حق یکساں ہے تو ایک جاہل شخص ہے اور ایک پڑھا لکھا، دونوں کا ووٹ برابر ہے۔

اسی کی طرف شاعرِ مشرق نے اشارہ کیا:

اس راز کو اک مردِ فرنگی نے کیا فاش
ہر چند کہ دانا اسے کھولا نہیں کرتے
جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے

۳) نقصانات:۔

سیکولر ازم اور لبرل ازم نتیجتاً یکساں ہیں لہٰذا جس بربریت کا ذکر ہو چکا وہ لبرل ازم کے ساتھ بھی تعلق رکھتی ہے۔

لبرل ازم کا سب سے بڑا نقصان یہ پہنچا کہ ذاتی احساسِ ذمہ داری کا تصور ختم ہو گیا، اب انسان اپنے عزیز و اقارب اور اہل و عیال کی ذمہ داری تو کجا اپنی ذمہ داری سے بھی دست بردار ہو گیا چونکہ جب انسان کو کھلی آزادی دے دی گئی تو اس نے نفس پرستی کو ترجیح دی چنانچہ دھوکا دہی، مفاد پرستی، سود، شراب نوشی، بے حیائی، ہم جنس پرستی جگہ جگہ عام ہو گئی، خاندانی نظام تباہ و برباد ہو گیا یہاں تک کہ لوگوں نے رشتوں کی پہچان بھی ختم کر دی۔

بہت بڑے بڑے دہریے ہیں جو دنیا میں اب بھی موجود ہیں اور بلا کسی

خوف و شرم کے یہ بات کرتے ہیں کہ ''بہن بھائی کے نکاح کرنے میں کوئی خرابی نہیں'' اور انہی لبرلز میں سے ہمارے پاکستان کی ایک عورت بینا سرور ہے اس نے یہاں تک کہا کہ ''آزادی ہونی چاہیئے کہ ہم کسی کے مذہب کی اہانت کریں یا کسی کے خدا کی اہانت کریں یا کسی کے رسول کی اہانت کریں اس کے اوپر کون پابندی لگانے والا ہے؟''

لبرل ازم کے اثرات اتنے گندے ہیں کہ کوئی کسی کی عزت اچھالے تو کہتے ہیں کہ یہ آزادیِ اظہارِ رائے ہے، جب یہ کسی مسلمان کو نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ شراب پیتا ہوا بھی دیکھ لیں تو اس مسلمان کو اعتدال پسند کہتے ہیں۔

فرانسیسی شر پسند جریدے ''چارلی ہبڈو Charlie Hebdo'' آزادیِ اظہارِ رائے کے نام پر ایک لمبے عرصے سے مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز مواد شائع کرنے میں مصروف ہے لیکن ۲۰۰۸ء میں اس نے اپنے مدیر کو صرف اس لئے نکال دیا کہ وہ یہودیوں کا دشمن تھا۔

۴) لبرل ازم کا حل:۔

سیکولرازم کی روک تھام کے جتنے اقدامات بیان ہو چکے وہ سب یہاں بھی مؤثر ہیں نیز چونکہ لبرل ازم کے دلائل سائنسی بنیاد پر قائم ہیں لہٰذا اگر ہم سائنس کے دائرہ اثر کو سمجھ لیں تو شبہات بہت آسانی سے ختم ہو جائیں گے۔

سائنس کیا ہے؟

سائنس کی تعریف میں بنیادی عنصر یہ ہے کہ مشاہدات اور تجربات کے ذریعے حقائق کو جاننا۔

مشاہدات ہوں یا تجربات، اس کے ذریعے سائنسدانوں کا اسلوب یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے ایک نظریہ قائم کرتے ہیں جس کو تھیوری **Theory** کہتے ہیں اس کی حیثیت کمزور ہوتی ہے کیونکہ آئے روز تھیوریز تبدیل ہوتی رہتی ہیں پھر اس کے بعد تھیوریز کی تحقیق استدلال، مشاہدات و تجربات کے ذریعے کرتے ہیں جب ظنّ غالب ہو جاتا ہے تو پھر اس کو ایک قانون **Law** کی حیثیت دیتے ہیں۔

مشاہدات، حواسِ خمسہ کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں، مشاہدہ کوئی بھی ہو وہ غلط ہو سکتا ہے امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ دو اشخاص کے مشاہدوں میں قوی "فرق" آسکتا ہے (آگے ترقی کی) پھر ایک ہی شخص کے زمانہ کے اختلاف سے مشاہدے میں فرق آسکتا ہے، (پھر مزید ترقی کرتے ہیں کہ) ایک ہی شخص ہو زمانہ بھی مختلف نہ ہو تو بھی مشاہدہ میں فرق آسکتا ہے، مشاہدہ غلط ہو سکتا ہے، مثلاً (آپ نے اس کی بڑی عام فہم مثال دی) کہ تین برتنوں میں پانی رکھ لیں ایک میں گرم، دوسرے میں ٹھنڈا اور تیسرے میں سادہ، ایک ہاتھ ٹھنڈے پانی میں ڈال دیں اور دوسرا ہاتھ گرم پانی میں ڈال دیں پھر دونوں ہاتھ نکال کر سادے پانی میں ڈال دیں، ایک ہاتھ کہے گا یہ پانی ٹھنڈا ہے اور دوسرا ہاتھ کہے گا یہ پانی گرم ہے درحقیقت وہ پانی نہ گرم ہے اور نہ

ٹھنڈا،اس مثال سے معلوم ہوا کہ مشاہدہ ایک کمزور ترین دلیل ہے۔

تجربات کے ذریعے جو چیز حاصل ہوتی ہے اس میں بھی خطاء کا امکان ہوتا ہے مثلاً سائنسدانوں نے پہلے تجربہ کیا اور کہا کہ ایٹم کا کوئی جزء نہیں پھر تجربہ کیا تو یہ نتیجہ دیا کہ ایٹم کے تین اجزاء ہیں پھر مزید تجربات کے بعد کثیر اجزاء کے قائل ہو گئے لیکن یہ بھی حتمی بات نہیں ہے کہ یہی نتیجہ درست ہے۔

غرض تجربات سے سو فیصد صحیح نتیجہ آنا لازمی نہیں ہے۔

وہ قوم کہ فیضانِ سماوی سے ہو محروم
حد اسکے کمالات کی ہے برق و بخارات
میں کیسے سمجھتا کہ تو ہے کہ نہیں ہے
ہر دم متغیر تھے خرد کے نظریات

یاد رہے کہ مسلمانوں کو سائنس اور سائنسدانوں سے دشمنی نہیں ہے البتہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین کو مقدم رکھا جائے اور بقیہ تحقیقات کو ثانوی حیثیت دی جائے، سائنس اور مذہب میں کئی اعتبار سے فرق ہے۔

۱) قرآن وحدیث سو فیصد یقینی علم دیتے ہیں اور باقی علوم ظنی ہیں ظن کو ظن ہی کی حیثیت دینی چاہیے اور قطعیت کو فوقیت ملنی چاہیے۔

۲) مذہب کی بنیاد وحی ہے اور سائنس، مشاہدات اور تجربات پر مبنی ہے۔

۳) مذہب کا تعلق مافوق الفطرت (خدا، روح، حشر نشر وغیرہ) سے ہے
اور سائنس کا فطرت Nature سے۔

۴) سائنس کی جہاں انتہاء ہوتی ہے اور انسان حیران رہ جاتا ہے تو وہاں
مذہب اسے سہارا دیتا ہے اور راہ کا تعین کرتا ہے۔

جب دونوں کے راستے جدا ہیں تو ٹکراؤ کیسا؟!

یہاں تک لبرل ازم کا مختصر تعارف مکمل ہوا

دہریت (ایتھزم)

ATHEISM

یہ آخری بحث ہے اور ہم یہاں درج ذیل چیزوں کے متعلق تحریر کریں گے۔

۱) دہریت کی تعریف اور فرقے

۲) تاریخ

۳) غیر مسلم اقوام میں اس کا اثر

۴) مسلم اقوام میں اسکا اثر

۵) اشکالات کے جوابات کے اصول ومبادی

۶) مشہور اشکالات کے جوابات

(۱) دہریت کی تعریف اور فرقے

تعریف:۔ خدا کے وجود کا انکار کرنا خواہ وہ ایک واحد ہستی کی صورت میں ہو یا متعدد دیوتاؤں کی صورت میں۔

It (Atheism) is the belief that there is no God or gods..

(Julion baggani, Atheism, oxford university press)

فرقے:۔ دہریت کے تین بڑے فرقے ہیں۔

(i)الحادِ مطلق:۔ (GNOSTICISM)

خدا کے وجود کا بالکل انکار کرنا، اور کائنات کے وجود کو ایک حادثہ و اتفاق سمجھنا اور کائنات کے جاری و ساری رہنے کو قانونِ فطرت (Law of Nature) کہنا۔

(ii)لاادریت:۔ (AGNOSTICISM)

خدا کے وجود کے معاملے کو سوچ سے بالاتر سمجھنا۔

چنانچہ ان لوگوں سے خدا کے متعلق سوال کیا جائے تو کہتے ہیں "ہمیں معلوم نہیں we don't know"

(iii)معطلہ:۔ (DEISM)

خدا کے وجود کو ماننا اور یہ بھی تسلیم کرنا کہ اس نے کائنات کو تخلیق کیا، مگر پھر تعطیل کا عقیدہ رکھنا۔ تعطیل کا مطلب ہے کہ کائنات کے بنانے کے بعد خدا نے کائنات کو چلانے کے قوانین بنا دیئے اور اب کائنات خود چل رہی ہے، خدا کا اس میں اب کوئی عمل دخل نہیں ہے، جس طرح ایک "خود کار آلہ (Automatic Machine)" بنا کر انسان اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

مستند اور آفاقی دلائل کی بنیاد پر یہ لوگ وجود خدا کے منکر تو نہ ہوئے البتہ ظاہری اسباب و علتوں کو دیکھ کر ہر لحہ اس کی تاثیر کے منکر ہو گئے۔

(۲) دہریت کی تاریخ :۔

دنیا میں عوام الناس کی اکثریت ایک یا کئی خداؤں کی بہر حال قائل رہی ہے لیکن زمانہ قدیم سے ہی خدا کے وجود کا انکار کرنے والے چند افراد موجود رہے ہیں ،خالص دھریت کبھی بھی طاقتور مذہب نہ بن سکی ،اس کو حقیقی فروغ موجودہ زمانہ میں ہی حاصل ہوا ہے ،سولہویں صدی سے اس کی تاریخ شروع کر سکتے ہیں بیسویں صدی میں اس کی تشہیر اور پھیلاؤ کیلئے جدو جہد عروج پر پہنچ گئی۔

رچرڈ ڈاکنز	(Richard Dawkins)	1941
سیم ہیرس	(Sam Haris)	1967
کرسٹوفر ہیچنز	(Cristopher Hatchins)	1949
ڈینئل ڈینٹ	(Daniel Dent)	1942

مذکورہ بالا ملحدین نے تصنیفات کے ذریعے الحاد کو شہرت دی اور اپنے نظریات کے فروغ کے لئے مختلف سیمینار بھی منعقد کرتے رہے۔

(۳) غیر مسلم اقوام میں اس کا اثر :۔

دہریت (جو کہ فساد کی جڑ ہے اور اس تک پہنچانا ہی غیروں کا مقصد ہے)، نے غیر مسلم اقوام میں بہت جلد مقبولیت حاصل کی ،خصوصاً الحاد نے عیسائی مذہب کو

بالکل کنارے لگا دیا اور کثیر عوام کو دھریہ بنا دیا، چنانچہ وہ نام کے تو عیسائی ہیں لیکن عقیدے میں وہ تثلیث و وحدانیت تو کجا وجودِ خدا کو بھی نہیں مانتے۔

ہندو و بدھ مت وغیرہ میں عقائد کی بے جا آزادی کا تصور پہلے ہی موجود تھا ،چنانچہ لوگ چاہے مذہب اور خدا کی کتنی ہی گستاخی کرلیں پھر بھی وہ مذہب سے خارج نہیں کہلاتا ہے، اس بناء پر الحاد کو دیگر مذاہب میں فروغ تو خوب ملا اور کام بھی ہوا لیکن نام نہ ہوا۔

(۴) مسلم اقوام میں اس کا اثر:۔

دھریت کو سب سے بڑا مقابلہ اور مخالفت و رکاوٹ اسلام کے سامنے ہی ہوتی ہے، جس کے حل کیلئے سیکولر اور لبرل نظریات کو رواج دیا گیا، ایک مسلمان چاہے جتنا بھی فاسق و فاجر ہو وہ خدا کے وجود تو کجا وحدانیت کا بھی منکر نہیں ہوتا البتہ وہ بعض مسلمان جو دھریے ہوگئے، اسکی بنیادی وجہ، ابتداءً ہی سے مغرب زدہ ذہنیت، ساتھ میں اسلامی علوم سے نا آشنائی یا مشکل رسائی نے انہیں اس ہولناک گڑھے میں دھکیل دیا۔ (اللہ عزوجل ہمیں الحاد سے محفوظ فرمائے، آمین)۔

(۵) اشکال کے جوابات کے اصول و مبادی:۔

خدا کے انکار کیلئے جو تشکیکات نما دلائل دیئے جاتے ہیں ان کے جوابات سے پہلے چند بنیادی باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

(i) ثبوتِ نظیر:۔ دھریوں سے جب کسی بھی مسئلے میں گفتگو کی جائے تو وہ فوراً کہتے ہیں کہ

اس چیز کی کوئی مثال پیش کرو۔

مثلاً: ہم کہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے عصا مبارک مارنے سے سمندر میں بارہ (۱۲) راستے بن گئے تو سامنے سے فوراً کہیں گے کہ اس کی کوئی مثال پیش کرو تو ہم مانیں گے۔

اس سوال کو وہ جتنا مضبوط سمجھتے ہیں، یہ اتنا ہی کمزور ہے، کیونکہ اگر اس قاعدے کو تسلیم کرلیا جائے تو ہر چیز کو ثابت کرنے کے لئے کم از کم دو مرتبہ اس کا وجود شرط ہو جائیگا اور یہ شرط عقلاً غیر مقبول ہے،

مثلاً: اگر کسی کو یہ ثابت کرنا ہو کہ "چنگیز خان انتہائی سفاک و جابر شخص تھا اور اس نے انسانی کھوپڑیوں کا مینار بنایا تھا"۔

تو کم از کم دو مرتبہ اس دنیا میں ایسے شخص و مینار کا وجود ہو تو اس بات کو تسلیم کیا جائیگا، ہر ذی فہم شخص اس مطالبے کی کمزوری کو سمجھتا ہے۔

(ii) ماورائے فہم اور خلافِ عقل: دھریت کے دلائل چونکہ صرف شبہات پر مبنی ہوتے ہیں اس لئے یہ دو جدا باتوں کو یکجا کر کے یا تو غلط فہمی میں خود مبتلا ہیں یا قصداً دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں۔

ماورائے فہم کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز کا ہماری سمجھ سے بالاتر ہونا یا فی الوقت اس کا سمجھنا دشوار ہونا،

مثلاً (i) آج سے سو (۱۰۰) سال قبل رہنے والے شخص کے لئے یہ چیز ماورائے فہم ہے کہ "ایک شخص مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں، لیکن وہ دونوں جب چاہیں

ایک دوسرے سے رابطہ کریں، بات سنیں، تصویر دیکھیں وغیرہ" لیکن اس وقت بھی اس بات کو "خلافِ عقل" کہنا خلافِ عقل ہے۔

(ii) آئن اسٹائن (Einstien) کی تحقیق کے مطابق بلیک ہول (Black Hole) کی تعریف یہ ہے کہ:

"کسی ستارے کی جب موت واقع ہوتو وہ بلیک ہول بن جاتا ہے، جہاں پر زمان ومکان (Time & Space) دونوں نہیں ہوتے"

ایسی جگہ کا وجود ہونا بلکہ تصور ہونا کہ وہاں نہ زمانہ ہے نہ مکان ہے، ماورائے فہم ہے، نہ کہ خلافِ عقل اور تعجب کی بات یہ ہے کہ اس ماورائے فہم بات کو قبولِ عام حاصل ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ وجودِ خدا اور دیگر اسلامی نظریات کے متعلق صرف یہ کہہ دینا کہ "یہ ماورائے فہم ہے" کفایت نہیں کرے گا، بلکہ صرف امکان سے ہی کلام کو آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔

(iii) دعوے کی مقبولیت کا معیار

دعوے کی قبولیت کے دو اصول ہیں

*عقلاً ممکن ہو

*دلیل سے ثابت ہو

پھر دلیل کی تین اقسام ہیں

(ا) حواس خمسہ (ب) عقل (ج) خبر

(ا) حواس خمسہ: پانچ حواس (دیکھنا، سننا، سونگھنا، چکھنا، چھونا) کے ذریعے دلیل دینا ہر خاص و عام کے نزدیک مقبول ہے، مثلاً: دن چڑھے طلوعِ شمس کا انکار جنون کے سوا کچھ نہیں۔

(ب) عقل: عقل کے ذریعے استدلال کرنا بھی عقلاء میں مقبول ہے، مثلاً (i) ساحل کی ریت پر قدموں کے نشانات کسی کے گزرنے پر دلیل ہیں (ii) کمرے میں ہم کتاب ایک جگہ رکھ دیں، تھوڑی دیر بعد اگر وہ اپنی سابقہ جگہ پر موجود نہیں تو یقیناً عقل کہتی ہے کہ اس کی جگہ کسی نے تبدیل کی ہے (iii) آج کی سائنس، کشش ثقل (Gravity)، قوت و طاقت (Energy)، (Wave length) وغیرہ کو تسلیم کرتی ہے، فقط عقل کی بنیاد پر،

(ج) خبر: مستند ذرائع سے حاصل شدہ خبر بھی دلیل ہوتی ہے۔

مثلاً: (i) اطباء (Doctors) یہ خبر دیتے ہیں کہ "فلاں بیماری کی وباء شہر میں پھیل گئی ہے"

(ii) آئن اسٹائن (Einstien) نے بلیک ہول (Black Hole) کے وجود اور اس کی صفات سے متعلق خبر دی۔

مذکورہ بالا باتوں کو اطباء اور آئن اسٹائن کی خبر دینے سے صرف اس لئے تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ لوگ اپنے فن کے ماہرین شمار کئے جاتے ہیں

لہذا آنے والے اشکالات کا جواب بھی ہم انہی دلائل کی روشنی میں دینگے۔

(٦) مشہور اشکالات کے جوابات

اعتراض ا:۔

خدا کا وجود ثابت نہیں ہے؛ بلکہ قدرت کے قوانین (Laws of Nature) ہی اس کائنات کو چلا رہے ہیں اور اس کائنات میں زندگی کی ابتداء (Origin of Life) کے لئے انسان کا خالق کو ماننا ضروری نہیں؛ کیونکہ نظریہ ارتقاء سے یہ ثابت ہے کہ انسان سے پہلے مختلف حیوانی صورتیں تھیں اور سب سے پہلے ایک سالمہ (Self replicating module) موجود تھا، جس کی ارتقائی حالت انسان ہے، لہٰذا کسی خدا کے وجود کو تسلیم کرنے کی حاجت نہیں۔

جواب:۔ اس سوال کے چند پہلو ہیں

نظریہ ارتقاء:۔ Theory of Evolution

ڈارون Darwin کے اس نظریہ نے الحاد کو بہت سہارا دیا لیکن بیسویں صدی میں کافی تحقیقات کے بعد سائنسدان اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ کسی بھی نوع specie میں تبدیلیاں مخصوص جینیاتی حدود Genetic Boundaries سے باہر نہیں جاتیں۔

دوسری بات:۔

۱۹۲۹ میں امریکی ماہر فلکیات ایڈون Edwin نے دریافت کیا کہ

کہکشائیں ایک دوسرے سے دور ہورہی ہیں، اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ کسی وقت کہکشائیں اکٹھی تھیں اور پھر عظیم دھماکے Big Bang سے جدا ہو گئیں۔

ڈارون کے نظریہ کو اس جدید تحقیق نے باطل قرار دیا، جس کی بناء پر کثیر دہریے بگ بینگ تھیوری سے نالاں ہیں

تیسری بات، اس جدید تحقیق نے ڈارون کے نظریہ کو قانونی حیثیت سے نیچے کر دیا اور یہ فقط نظریہ ہی ہے۔

اگر انہی دہریوں کو اس نظریے کی بنیاد پر "بندر کی اولاد" کہہ دیا جائے تو یہ غصے سے لال پیلے ہو جاتے ہیں۔

چوتھی بات:۔

خدا کے وجود کے بارے میں سب سے مشہور دلیل ہے کہ ہر شئے کا خالق کوئی نہ کوئی ضرور ہوتا ہے کیونکہ جب مصنوع ہوگا تو صانع ضرور ہوگا۔

اس کی آسان فہم مثال یہ ہے کہ مرغی کا وجود پہلے ہے یا انڈے کا، اسکے جواب میں قانونِ علتِ اولیٰ تک پہنچ جائے گا کہ کسی دوسری ذات نے پہلے انہیں تخلیق کیا ہے۔

سائنسی دلیل بھی دی جا سکتی ہے کہ آئن سٹائن نے جب یہ بات بتادی کہ "بلیک ہول" ہے اور لوگ اس ماورائے فہم بات کو مان بھی رہے ہیں تو ہم بھی کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتادیا کہ اللہ تعالیٰ ہے تو ہم نے بھی مان لیا، جو آپکو ماوراءِ فہم تھا آپ نے مان لیا تو ہم نے بھی مان لیا، اس میں کونسی عجیب بات ہے؟!

اعتراض ۲:۔

اللہ تعالیٰ ہر شئے کا خالق ہے تو خدا تعالیٰ کا خالق کون ہے؟

جواب:۔

اس کے بے شمار جوابات ہیں سب سے پہلے تو یہ سوال ہی درست نہیں کیونکہ مخلوق کا تو خالق ہوتا ہے لیکن خالق کا خالق ہونا ممکن ہی نہیں۔

دوسرا الزامی جواب یہ ہے کہ ویسے تو آپ مان رہے ہیں کہ پوری کائنات کا بغیر خالق کے وجود آگیا اور خالق کے بارے میں خالق کا سوال کرتے ہیں، کیا یہ کھلا تضاد نہیں؟!

تیسرا جواب تو بہت ہی اچھا ہے منطقی اصطلاح میں اسے Categorical mistake کہتے ہیں۔

اگر کوئی کہے کہ انڈہ کونسے درخت پر اگتا ہے تو یہ سوال ہی فضول ہے اور اسی طرح اگر کسی کے والد صاحب ہسپتال میں داخل ہوں اور ان سے سوال کیا جائے کہ: آپ کے والد کے یہاں لڑکا پیدا ہوا یا لڑکی؟

جب ہم نے کسی کو خدا مان لیا تو اس کے لئے یہ سوال کرنا کہ اس کا خالق کون ہے؟ تو یہ بھی احمقانہ سوال ہے، خدا تو ہوتا ہی خالق ہے وہ مخلوق نہیں ہوسکتا۔

اعتراض ۳:۔

جب کوئی چیز نظر نہیں آتی تو ہم اس پر کیسے ایمان لے آئیں؟

جواب:۔

کسی چیز کا نظر نہ آنا یہ صرف حس بصر کا کام ہے اسکے علاوہ چار حواس باقی ہیں

ان کے ذریعے بھی اشیاء کا ادراک ہوتا ہے، ایک حس کی نفی سے دیگر حواس کی نفی کو ثابت کرنا کم عقلی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

سائنسی دلیل Wave length & Signals لہروں کے وجود کو ہر خاص و عام تسلیم کرتا ہے اسی طرح روح کے وجود کو بھی حالانکہ یہ اور ان کے سوا دیگر کثیر اشیاء نظر نہیں آتیں، تو ہر نظر نہ آنے والی چیز کا انکار محض حماقت ہے۔

آخر میں ایک واقعہ:۔

انوار الحق فتح پوری صاحب دہلی کے بہترین عالم دین، ایک مرتبہ جنوبی افریقہ جا رہے تھے، بحری جہاز میں ایک انگریز دہریے نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جب فارغ ہوئے تو انگریز دہریے نے تعجب کے ساتھ پوچھا کہ آپ یہ اٹھک بیٹھک کیا کر رہے تھے، علامہ صاحب نے جواب دیا میں خدا کی عبادت کر رہا تھا، خدا کا نام سنتے ہی وہ ہنسنے لگا اور کہا میں نے تو آج تک خدا دیکھا ہی نہیں تو اس کو ماننے سے کیا فائدہ ؟ علامہ صاحب نے کہا کہ دنیا میں بہت سی ایسی چیزیں موجود ہیں جنہیں ہم دیکھتے نہیں لیکن مانتے ہیں مثلاً آواز، روح، ہوا وغیرہ۔

علامہ صاحب نے پھر پوچھا کہ آپ عقلمند ہو یا بے وقوف؟ تو اس نے جواب دیا کہ عقلمند ہوں، آپ نے پوچھا کیا دلیل ہے؟ تو کہا میرا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا سب سلیقہ وشعار کے ساتھ ہے یہ دلیل ہے کہ میں عقلمند ہوں، علامہ نے کہا کہ تعجب کی بات ہے کہ ان چھوٹے چھوٹے اثرات وعلامات سے اپنی عقل پر استدلال کرتے ہو اور اس بڑی کائنات سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر استدلال نہیں کرتے۔

آپ نے مزید پوچھا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو نہیں جا سکتا لیکن میں پھر بھی

کوشش کروں گا کہ وہ اپنی پاک ہستی کا ایک جلوہ دکھادے، مگر مجھے بتائیے کہ اس کا جلوہ دیکھے گا کون؟ تو اس نے فوراً کہا: میں دیکھوں گا، تو انہوں نے کہا پہلے مجھے ''میں'' دکھادیں تو میں خدا کو دکھانے کی کوشش کروں گا، تو اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا، ''یہ میں ہوں'' تو علامہ نے کہا یہ ''میں'' نہیں، سینہ ہے، پھر اس نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا، ''یہ میں ہوں''، تو کہا کہ یہ ''میں'' نہیں، سر ہے، بالآخر وہ جسم کی دنیا میں ہوتے ہوئے بھی ''میں'' کو معین نہ کر سکا اور تنگ آ کر چلا گیا۔ فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ

حرفِ آخر

غرض خالق (Creator) اور مؤلِف (Assembler) کے درمیان واضح فرق کو نہ سمجھنے یا نظر انداز کرنے کی وجہ سے طفلانہ شبہات کو بطور دلیل پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''ہم نے اونٹ سے بہترین سواری تخلیق کر لی ہے، چنانچہ ہمیں ہی خالق و خدا تسلیم کرلو؟ وغیرہ۔''

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں کم فہمی، کج فہمی و غلط فہمی سے محفوظ فرمائے اور دین کی صحیح سمجھ بوجھ عطا فرمائے۔ آمین

وما علینا الا البلاغ المبین و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین

مصادر و مراجع

۱) قرآنِ مجید

۲) اسلام، الحاد اور سائنس — محمد سلیم

۳) الحاد ایک تعارف — حافظ محمد شارق

۴) سیکولرازم — ڈاکٹر سفر الحوالی

۵) سیکولرازم — ڈاکٹر شاہد فریاد

۶) لبرل ازم — عمران شاہد بھنڈر

۷) سیکولرازم مباحث اور مغالطے — طارق جان

۸) خدائی سرگوشیاں — مجیب الحق حقی

۹) خدا کی ہستی کے دلائل — صدیق ملتانی

۱۰) میں دہریہ کیوں نہیں؟ — میجر طفیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ

شعبۂ تحفیظ القرآن کی مرکزی درسگاہ!

دارالعلوم صابریہ فرقانیہ

جہاں مقامی طلباء کی خاطر خواہ تعداد کے ساتھ ملک کے طول وعرض سے آئے ہوئے مقیم وغیر مقیم طلباء مستند اساتذہ کرام کی زیر نگرانی دینی واخلاقی تعلیم وتربیت حاصل کررہے ہیں۔

مخیر حضرات سے گذارش ہے کہ ان طلباء کرام کی تعلیمی کفالت کا ذمہ لے کر تعلیمِ قرآن کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے سعادتِ دارین حاصل کریں۔

مخیر حضرات کی توجہ کے لیے چند بڑے مصارف ذیل میں دیئے گئے ہیں۔

آپ کا تعاون ادارہ کی مزید ترقی اور دینی خدمات کے فروغ کا باعث بن سکتا ہے

تفصیل	ماہانہ	سالانہ
ایک مقیم طالبِ علم کا خرچہ	2,000/- روپے	24,000/- روپے
ایک غیر مقیم طالب کا خرچہ	1,000/- روپے	12,000/- روپے
گیس کا بل	12,000/- روپے	1,44,000/- روپے
بجلی کا بل	20,000/- روپے	2,44,000/- روپے
راشن (علاوہ گوشت)	1,15,000/- روپے	13,80,000/- روپے

دارالعلوم صابریہ فرقانیہ

جامع مسجد صابری رنچھوڑ لائن کراچی

0334-3194766 | 0343-2708188